یک زمانہ صحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعتِ بے ریا

گنجینۂ فیض

فی احوال خواجہ عبدالصبورؒ
المعروف بادشاہ صاحبؒ

تحریر و تحقیق

ابوطیب حافظ رفاقت علی حقانی
خطیب مرکزی جامع مسجد اٹک کینٹ

پیشکش

شعبہ تصنیف و تالیف
جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم
رجسٹرڈ اٹک کینٹ
فون: 057-2611812

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعتِ بے ریا

گنجینۂ فیض

مع اضافاتِ جدیدہ

فیِ احوال خواجہ عبدالصبورؒ
المعروف بادشاہ صاحبؒ

تحریر و تحقیق

ابوطیب حافظ رفاقت علی حقانی
خطیب مرکزی جامع مسجد اٹک کینٹ

پیشکش

شعبہ تصنیف وتالیف
جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم
رجسٹرڈ اٹک کینٹ
فون: 057-2611812

منقبتِ حضرت پیر بادشاہ عبدالصبور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ!

برموقع تقریب چہلم شریف!

بادشاہ کی بادشاہی اب بھی قائم بالیقین — اولیاء ڈیرے بدلتے ہیں مگر مرتے نہیں
مسجد ومکتب میں ذکر وفکر، صدقہ جاریہ — قراتِ واللہ اکبر کی صدائے دل نشیں
دمبدم آدم سے تاایں دم، دمادم دم میں دم — دم کا کیا؟ دم میں گیا اور دم میں آیا؟ یانہیں؟
یادِ حق ہے "نُور" اصلِ زیستِ اہل اللہ کی — جن کا ہردم یادِ حق سے زندہ تادمِ واپسی
بےگماں ہرجان کو برحق ہے چکھنا جامِ موت — پی لیا جامِ بقا جس نے وہ مرتا کہیں؟
طاقتِ پروازِ احبث جنہیں بخشی گئی — خیمہ ان کا عرشِ حق ہفت آسماں انکی زمین
شہر سارا رو رہا ہے، آپ ہنستے چل دیئے — دوست وصلِ دوست کی خاطر چلا تھا بالیقین
جنکے استقبال کو رضواں کھڑے ہوں منتظر — مرحبا فرمائیں جنکو رحمتہ اللعلمین
ہے دعا مومن کا تحفہ، ہر گھڑی، حافظ! کہو! — رحم فرما ان پہ ہردم یا الٰہ العلمین

انما یخشی الله من عباده العلموا ۱۴۲۸ھ

بادشاہ عبدالصبور از دارِ فانی در گذشت — سوئے عرشِ حق، زماہ ومُشتری، برتر گذشت
شانزدہ اول جمادی، روزِ شنبہ، یاددار — زیں فنا سوئے بقاء آں خوش لقاء خوشتر گذشت

پرواز

شاہباز قادری زیں آشیاں بالا پرید — چوں نظر بہر لقائے ساقی کوثر گذشت

سوانح حیات!

برگ وسازِ آخرت ہُو دوعطا، خُلقِ حسن — ذکرِ خالق، رحم بر خلق، ایک از دوے سر گذشت

از حافظ چشتی تونسوی عفی عنہ، بسال شریف!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

منبع علم و حکمت امیر شریعت آفتاب طریقت ولیِ دوراں حضرت قبلہ پیر عبد ا لصبورؒ المعروف بادشاہؒ صاحب کی شخصیت کسی تعریف وتعارف کی محتاج نہیں۔اپنی مثال آپ تھے زندگی کا ہر گوشہ سنت مصطفیٰ میں گزرا۔آئندہ صفحات میں حضرت پیر بادشاہ صاحب اوران کے آباواجداد کی زندگی مبارک کاایک اجمالی خاکہ ہے۔اتنامختصر تعارف آپ کے شایان شان نہیں صرف حضرت پیر بادشاہ صاحبؒ کے مداحوں میں شامل ہوکرنجات کاذریعہ بناچاہتاہوں۔

اگر تحریر میں کوئی خامی نظر آئے تواسے میری کم علمی پرمحمول فرمائیں اگر کوئی خوبی نظر آئے تو وہ خوبی حقیقتاً حضرت پیر بادشاہ صاحبؒ کی ہے۔اگر کسی صاحب کی پاس حضرت پیر بادشاہ صاحب یا انکے آباؤ اجداد کے بارے میں معلومات ہوں تو تحریراً آگاہ کردے تاکہ اسے آئندہ ایڈیشن (Addition) میں شامل کیاجائے۔

اللہ تعالیٰ وتبارک تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اولیاء کاملین کا مقام سمجھنے کے ساتھ ساتھ ان کے مشن کوجاری رکھنے کی توفیق عطافرمائے۔

موت تواس کی ہے جس کازمانہ افسوس کرے
یوں تو آتے ہیں سبھی دنیاسے جانے کے لیے

راقم الحروف ابوطیّب
حافظ رفاقت علی حقانی
بانی ومہتمم جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم رجسٹرڈ
خطیب مرکزی جامع مسجد صدر بازار اٹک کینٹ
0300-5608898

تقریظ

عالم باعمل حضرت علامہ حافظ شیر احمد قادری خطیب جامع علی مسجد اٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ بعد از حمد وصلوۃ ۔ برادرم علامہ حقانی صاحب باجود گونا گوں مصروفیات کے اور قلیل وسائل کے اکثر دین متین اور بزرگان دین کی خدمت کیلئے کوشاں رہتے ہیں ۔ زبانی تبلیغ کے ساتھ قلمی خدمات سرانجام دیتے رہتے ہیں زیر نظر کتابچہ حضرت پیر عبدالصبور بادشاہ صاحب ؒ آستانہ عالیہ حضرت لالہ جی صاحب ؒ کا مختصر اور جامع تعارف وکرامات اور ان سے رابطہ پیدا کرنے کا بہترین نمونہ ہے علامہ حقانی کی ایک بہت خوبصورت کوشش ہے جو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے معتقدین مریدین اور دیگر فیض حاصل کرنے والوں کے لئے نہایت مفید ومعمہ ہے۔

اور شجرہ شریف سونے پر سہاگہ ہے۔ اس سے پیش تر بھی آپ نے کثیر تعداد میں کتابیں لکھی ہیں جن میں بعض زیر طبع ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علامہ حقانی کو مزید ہمت وحوصلہ اور اس کار خیر میں اجر جزیل عطا فرمائے اور انکی تحریر وتحقیق کو نافع خلق بنائے ۔ آمین۔

خاکپائے مرشد

شیر احمد قادری

29 جون 2007

الحمد لله رب العلمین والعاقبة للمتقین الصلوة والسلام علیٰ رسوله الکریم

کون کہتا ہے کہ ولی اللہ مر گئے

قید سے چھوٹے وہ اپنے اصلی گھر گئے

امام المفسرین امام فخر الدین رازیؒ تفسیر کبیر جلد دوم میں سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حدیث نقل فرماتے ہیں

ان اولیا اللہ لایموتون لکن ینتقلون من دار الیٰ دارہ

ترجمہ: "بے شک اولیا اللہ مرتے نہیں بلکہ وہ ایک گھر سے دوسرے گھر انتقال فرماتے ہیں۔" لفظ انتقال کی وضاحت یوں کی جا سکتی ہے کہ ایک آدمی کے نام زمین تھی اس نے فروخت کر دی اب وہ زمین مشتری کے نام انتقال ہوگئی نام تبدیل ہوا زمین جوں کی توں موجود ہے اسی طرح بادشاہ صاحبؒ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہوئے ہیں۔ اس طرح حضرت بادشاہ صاحب جوں کہ توں حیات ہیں۔

حضرت پیر عبدالصبور المعروف بادشاہؒ صاحب آپ کی ولادت باسعادت 28 فروری 1916ء بمطابق 23 ربیع الثانی 1334ھ بروز پیر بام خیل شریف ضلع صوابی میں ہوئی۔ 32 سال کی عمر میں 1948 میں کشمیر کے جہاد میں حصہ لیا اور غازی بن کر تشریف لائے۔ اسی دوران آپ حج پر تشریف لے گئے اس کے بعد آپؒ اور ڈاکٹر پاکستان بادشاہ صاحب سجادہ نشین بام خیل شریف کے والد گرامی آپ کے برادر اکبر عبدالحکم المعروف جی لالہؒ صاحب نے اٹک کے لوگوں میں فیض تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ 1949 میں آپ نے اٹک میں زمین خریدی اور رہائش پذیر ہو کر علم دین پھیلانا شروع کر دیا۔

عظیم درسگاہ جامعہ قادریہ حقانیہ کا سنگ بنیاد 1972 میں رکھا گیا۔ لیکن قرآن وحدیث کی

اشاعت کا سلسلہ اٹک تشریف لاتے ہی شروع کر دیا جو کہ تا حال جاری وساری ہے۔1974 میں قائد ملت اسلامیہ امام شاہ احمد نورانی صدیقی ؒ نے ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بمقام جامعہ قادریہ حقانیہ اٹک شہر میں تاریخی خطاب فرمایا۔ اس خطاب کے بعد فوراً اسمبلی میں شاہ احمد نورانی صدیقی ؒ اور علماء کرام کی جدوجہد سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ امام نورانی صاحبؒ جب بھی اٹک تشریف لاتے بادشاہ صاحب کے پاس ضرور تشریف فرما ہوتے۔ بادشاہ صاحب کے وصال کے بعد امام انس نورانی صدیقی تعزیت کے لیے تشریف لائے۔

کسی بھی بڑی شخصیت کے متعلق لب کشائی یا قلم کشائی کی ایک بڑی خوبی اور انفرادیت یہ ہوتی ہے کہ اس شخصیت کی یادوں، باتوں، خدمات اور کارناموں کا تذکرہ وہ لوگ کر سکتے ہیں جنہوں نے انہیں دیکھا ہو یا پھر ان کی صُحبت میں رہے ہوں۔ وہ لوگ خوش نصیب ہیں جنہوں نے اٹک کی معروف وممتاز، روحانی، دینی، شخصیت حضرت پیر بادشاہؒ سے اکتساب فیض کیا۔ یہ قانون فطرت ہے کہ اس دار فانی میں ہر چیز کو فنا ہے۔ فطری طور پر ہم ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور پھر بچھڑ جاتے ہیں لیکن کچھ لوگ اس دنیا فانی میں نا قابل فراموش نقوش ثبت کر جاتے ہیں کہ جس سے انسانیت کی جبین روشن ہو جاتی ہے۔ تاریخ کے صفحات انہیں اپنے اندر سمو لینے میں فخر محسوس کرتے ہیں تو میں انہیں کبھی فراموش نہیں کر سکتیں غوث زماں حضرت پیر عبدالحق المعروف حضرت لالہ جی رحمۃ اللہ علیہ بام خیل شریف کے پوتے حضرت پیر عبدالصبور بادشاہ صاحبؒ بھی ایسی یگانہ گار ہستی ہیں راقم الحروف حقانی کا شمار بھی ان لوگوں میں ہوتا ہے، جنہوں نے حضرت پیر بادشاہؒ صاحب کو دیکھا بھی اور سنا بھی حقیقتاً ان کی دینی روحانی خدمات کا احاطہ ممکن نہیں کیونکہ انکی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کے خوف اور عشق مصطفیٰ کی مظہر ہے اس مادیّت کے دور میں ان کا اوڑھنا، بچھونا، گفتگو کرنا سنت مصطفیٰ کے مطابق تھا ساری زندگی اسلام کی خدمت کرتے ہوئے گزری ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام اور دینی مدارس انکی خدمات کا اعتراف کرتے تھے آپ کو قرآن پاک سے اتنی محبت تھی کہ رمضان شریف

میں کمزوری کے باوجود دومرتبہ قرآن مجید نماز تراویح میں کھڑے ہوکر سنتے تھے آخری ایام میں بوجہ بیماری اگر منزل رہ جاتی تو حافظ صاحب سے فرماتے کہ رات کو تراویح میں جو منزل پڑھی ہے اس کو پڑھو۔ غرض یہ کہ آپ کی صورت وسیرت، گفتار وکردار، قال وحال، نشست برخاست، جلوت خلوت، سُنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق تھی۔ آج زمانہ گواہ ہے کہ باوجود سب کچھ ہونے کے آپ نے الفقر فخری کہنے والے آقا ﷺ کی اطاعت غلامی کا حق ادا کر دیا۔

آپکی رفتار وگفتار وعبادالرحمن الذین یمشون علیٰ الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالو سلاما ہ کی عملی تصویر تھی، آپ کے اعمال ولذین یبیتون لربھم سجداً وقیاماہ کے عملی تفسیر تھے۔ آپ کا قلب مبارک معارف خداوندی کا گنجینہ تھا۔

آپ کی نگاہوں میں حسن یار کے جلوے تھے اور دل میں محبت الٰہیہ اور عشق مصطفیٰ کا دریا موجزن تھا اور آپ ایک ایسے روشن چراغ تھے کہ جس کی ضیا پاشیوں سے ہزاروں مسلمانوں کے قلوب جگمگ جگمگ کرنے لگے۔ آپ جس کے لیے دعا فرماتے اسکی نسلیں سنور جاتیں جیسے کہ حاجی محمد الماس الخیر سٹور کے دادا حاجی قادر بخش مرحوم نے آپ سے دعا کرائی آپ کی دعا کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پورے خاندان کو دین و دنیا کی نعمت سے نوازا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نظر بد سے محفوظ فرمائے۔

؎ نگاہ مردمومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں   جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

آپ کی دعا سے سائلوں کی مشکل کشائی ہو جاتی تھی۔ آپ کے دربار میں جاہل آیا تو عالم بن گیا، فقیر آیا تو امیر بن گیا، بے عمل آیا تو عامل بن گیا بے مراد آیا تو بامراد بن گیا۔ غرض یہ کہ جو بھی آپ کے دامن سے وابسطہ ہو گیا اس کا بیڑا پار ہو گیا۔

؎ ان کے در سے کوئی خالی جائے ہو نہیں سکتا   ان کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

چھت پر چڑھ سکتا نہیں کوئی زینے کے بغیر   رب کو پا سکتا نہیں کوئی وسیلے کے بغیر

آج بھی جس شخص کو حضرت لالہ جیؒ ،حضرت پیر عبدالقیوم بادشاہ صاحبؒ ،حضرت پیر عبدالصبور بادشاہؒ صاحب کی زیارت کا شوق ہو تو وہ آپ کے برادرِ اصغر حضرت پیر عبدالمعید بادشاہؒ صاحب دامت برکاتہم العالیہ جو عرصہ دراز سے مکہ شریف میں رہائش پزیر ہیں انکی زیارت کرے (جو نماز جنازہ میں بھی تشریف لائے) اگر ان کو بھی نہ پائیں تو استاذ العلماء صاحبزادہ عبدالظاہر رضوی ،المعروف بادشاہ گل صاحب مدظلہ، استاذ المدرسین صاحبزادہ عبدالعادل قادری صاحب مدظلہ کی زیارت کرے۔

عظیم درسگاہ جامعہ قادریہ حقانیہ میں راہ سلوک کے عظیم مسافر حضرت پیر بادشاہ صاحبؒ کی لحد مبارک کے گول پتھر آنے والے سے کہہ رہے ہیں کہ اگر تم میری زندگی کی عملی تصویر دیکھنا چاہتے ہوں تو میرے دونوں پھولوں کو دیکھ لو جو دین مصطفیٰ کی ترویج کے لیے خوشبو بکھیر رہے ہیں۔

کرامات

لاعلاج مریضوں کو شفامل گئی

ایڈمنسٹریٹر کریم بخش بلدیہ اٹک کے بھائی کرنل صفدر چارسدہ کو ڈاکٹروں نے لاعلاج کردیا۔ کریم بخش صاحب کے ملازم نے عرض کی کہ کرنل صاحب کو ایک مرتبہ میرے پیر بادشاہ صاحب کی خدمت میں لے جاؤ یقیناً شفامل جائیگی کرنل صفدر کو حضرت پیر بادشاہ صاحبؒ کے پاس لایا گیا آپ نے شیر بابا مرحوم لانگری کو حکم دیا کہ ان کو لنگر کھلاؤ۔ حضرت بادشاہ صاحب کی دعا اور لنگر قادری کھانے سے کرنل صفدر صحت یاب ہو گئے عرصہ دراز تک زندہ رہے۔

☆ حضرت بادشاہ کے ایک خاص خادم محمد امجد قادری کو جو ان دنوں برطانیہ میں رہائش پزیر ہیں دل کی تکلیف ہوگئی والو بند ہو گئے ان کی حالت قابل رحم تھی بیماری کی وجہ سے نہایت نحیف ہو گئے آپ کی دعا اور لنگر کا تبرک کھانے سے صحت یاب ہو گئے۔

قل شریف کی محفل میں علامہ ظہور احمد اسد چشتی گوجر خان، علامہ غلام محمد چشتی راولپنڈی،

قاری اسحاق نعیمی برطانیہ، شیخ الحدیث علامہ پیر بخش، علامہ ارفاق رضوی، علامہ محفوظ الرحمٰن رضوی، علامہ عبدالرزاق چشتی، علامہ اخلاق حسین شاہ، قاضی حمیدالحق مدنی، علامہ غلام محمد صدیقی، جگر گوشہ مفسر قرآن مفتی محمد خان رضوی، علامہ شیر احمد قادری خطیب جامع علی مسجد نے جہاں حضرت پیر بادشاہ کی خدمات کا ذکر کیا وہاں علامہ قاضی انوار الحقؒ کے لخت جگر ڈاکٹر قاضی امجد حسین کاظمی نے خطاب کے دوران کہا کہ صاحبزادہ عبدالعادل قادری نے حضرت پیر بادشاہ صاحب کے دانت لگانے کا کہا میں نے پیمائش لی میری انگلی کے ساتھ لعاب مبارک لگ گیا میں نے اس کو بطور تبرک چاٹ لیا عرصہ دراز تک مجھے ایک عجیب کیفیت محسوس ہوتی رہی اور دل کو سکون ملتا رہا۔ جب دوبارہ دانت لگانے کے لیے حاضر ہوا تو فرمایا کہ میں دانت نہیں لگواتا دانت لگوانے سے نفس خوش ہوگا کہ کھانے میں آسانی ہوگی میں نفس کو خوش نہیں کرنا چاہتا۔

حضرت پیر بادشاہ صاحب ایک عظیم روحانی پیشوا کے علاوہ عالم دین بھی تھے اکثر اساتذہ سے پوچھتے کہ تم نے کیا پڑھایا ہے اور طلباء سے بھی سبق کے متعلق پوچھ گچھ کرتے طلباء کے اسباق کے بارے میں بہت خیال فرماتے کہ انکا سبق ضائع نہ ہو۔ چند مرتبہ صاحبزادہ عبدالعادل قادری نے کچھ پیچیدہ مسائل پر رہنمائی حاصل کرنا چاہی تو آپ نے ہدایہ شریف کے حاشیہ کا حوالہ دیکر تسلی بخش جواب دے دیا۔

طلباء سے محبت

☆ ایک مرتبہ مسجد میں نادانستہ طور پر ایک طالبعلم آپ کے اوپر گر گیا تو خان صاحب جو بادشاہ صاحب کے معتقد تھے طالبعلم کو تھپڑ دے مارا اس پر آپ بہت رنجیدہ ہوئے اور خان صاحب پر ناراضگی کا اظہار کیا فرمایا کہ تو نے طالبعلم کو تھپڑ کیوں مارا ہے یہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان ہیں مسجد ان کا گھر ہے۔ جب تک تو طالبعلم کو راضی نہیں کریگا میں تجھ سے راضی نہیں ہوگا چنانچہ خان صاحب نے طالبعلم سے معافی مانگ لی۔

☆ آپ کے والد گرامی فخر الاولیاء مادر زاد ولی حضرت پیر عبدالقیوم بادشاہؒ کے پاس اپنے علاقہ کے طلباء جمعرات کو آتے آپ ان کو لنگر کھلاتے پیسے اور کپڑے دیتے ان کا بہت خیال فرماتے۔ یہاں تک کہ دینی طلباء کی خاطر جمعرات کو عشاء کی نماز 15 منٹ پہلے ادا فرمانے کا حکم دیتے۔ لوگوں نے جرگہ کی صورت میں عرض کی کہ آپ ان طلباء کی بڑی عزت و تواضع کرتے ہیں اور یہ شرارتیں کرتے ہیں ان کو منع فرمائیں اور گرفت کریں آپ نے فرمایا متعدد مقامات پر جو جھنڈے زیارات پر لہر رہے ہیں ان ہی طلباء میں سے ہیں ان میں ایک کامیاب ہو گیا تو ان سے محبت کرنے والے کی نجات ہو جائیگی۔

☆ حویلیاں برسین سے حاجی گل حسین اعوان کہتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ خواب آیا میں نے سید سکندر شاہ صاحب سے تعبیر پوچھی انہوں نے فرمایا کہ آپ کو بام خیل شریف پیر محمد بشیر شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے دربار میں حاضری کا اشارہ ہے میں اور بابو اسلم سر دالہ باجہ بام خیل دربار پر حاضر ہوئے پوری رات ذکر کرتے قرآن کی تلاوت کرتے گزاری قبل اس کے مجھ سے 5 رکوع بھی پڑھنے دشوار ہوتے تھے میں نے وہاں متواتر 10 پارے تلاوت کیے اور بابو اسلم نے بیس پارے یہ طاقت سے زائد تلاوت اور دلجمعی سے عبادت دراصل ہے صاحب مزارؒ کی کرامت تھی دوسری رات اسطرح پھر تلاوت و عبادت میں گزاری، صاحب مزار حضرت پیر محمد بشیر شاہ کی نگاہ کا فیض تھا صبح کے وقت آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا اچانک قبر مبارک شق ہوئی اور حضرت صاحب نے اپنا مبارک ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا اور مسرت کا اظہار فرمایا۔ اب میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور پیر و مرشد کی نگاہ سے روزانہ متواتر کثرت سے تلاوت کر سکتا ہوں اور کرتا ہوں الحمداللہ۔

☆ ایک مرتبہ ایک شخص حضرت بادشاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے لنگر کھانے کا کہا اس نے تکبر سے لنگر کو احتراماً استعمال نہ کیا سالن انڈیل دیا اسکے بعد اسکے پیٹ میں درد ہوا کافی علاج کرایا امریکہ تک گیا کوئی آفاقہ نہ ہوا آخر پیر بادشاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی

مانگی کہ میں نے لنگر کی توہین کی تھی آپ نے لنگر کی ہڈیاں پیس کر پھکی بنا کر دوائی کے طور پر استعمال کرنے کو کہا اس نے اسی طرح کیا اسکا مرض ختم ہو گیا۔

☆ اس طرح ایک مرتبہ امیر محمد کا بیٹا محمد اسلم برسین اور محمد اکبر کا بیٹا محمد سلیمان گم ہو گیا والدین بہت پریشان تھے راتوں کی نیندیں حرام ہو گئیں والدین اور حاجی گل حسین صاحب پیر بادشاہ صاحب کے پاس آئے آپ نے دعا بھی کی اور تعویز بھی دیا۔

آپ کی نگاہ عنایت اور دعا کی برکت سے وہ خیریت سے گھر آ گئے۔

☆ مرکزی جامع مسجد صدر بازار اٹک کے جنرل سیکرٹری عبدالحمید قریشی نے راقم الحروف سے کہا کہ میں اور میرا بھائی عبدالوحید مرحوم بچپن میں مٹی کھاتے تھے والدہ محترمہ بادشاہ صاحب کے پاس لے گئیں آپ نے تعویز بھی دیا دوائی بھی دی آپ کی دعا کی برکت سے ہم نے مٹی کھائی چھوڑ دی۔

☆ خالد صاحب گوجر خان حال ہالینڈ نے راقم الحروف حقانی کے ساتھ بادشاہ صاحب کا مرید ہونیکے لیے رابطہ کیا ہم دونوں نے 2 ماہ قبل ظہر کی نماز نوری جامع مسجد میں مولانا یوسف حقانی کی اقتدار میں پڑھی بعد میں صاحبزادہ عبدالعادل قادری کی خدمت میں مرید ہونے کو کہا تو بادشاہ صاحب نے خالد صاحب کو قرآن کی تلاوت نماز کی پابندی کے ساتھ وظائف بتائے خالد صاحب نے مجھے بتایا کہ نورانی چہرہ کی زیارت سے بہت سکون ملا بادشاہ صاحب کی شفقت اور محبت بھرے انداز نے مجھے بہت متاثر کیا میری خوش نصیبی ہے کہ عظیم ولی اللہ کی زیارت و مرید ہونے کا شرف نصیب ہوا ہے۔

☆ نازش اہلسنت مولانا محفوظ الرحمٰن رضوی نے فرمایا کہ بادشاہ صاحب نے مجھے پشتو میں جلسئی گاؤں کے 90 آدمیوں کے قاتل کا واقعہ سُنایا کہ وہ میرے پاس آیا اور کہا میرے لیے بخشش کی کوئی راہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تن پر کپڑے کے علاوہ سب کچھ مسجد و مدرسہ اور غرباء میں تقسیم کر

دے اور مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ کر گڑ گڑا کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو اس شخص سے ایسا ہی کیا۔ مولانا محفوظ الرحمٰن نے پشتو میں عرض کی کہ اس شخص کو میں دیکھنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کہ وہ کچھ عرصہ قبل فوت ہو چکا ہے۔ یہ واقعہ علامہ محفوظ الرحمٰن رضوی نے قل شریف کی محفل میں بیان فرمایا کہ میرے علم میں بنی اسرائیل کے 100 آدمیوں کے قاتل کی اللہ والوں کے پاس جانے سے بخشش ہو گئی اس کے بعد 90 آدمیوں کے قاتل والا شخص بادشاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔

مولانا محفوظ الرحمٰن رضوی نے کہا کہ مجھے متعدد مقامات سے پیشکش کی گئی لیکن بادشاہ صاحب کے حکم کے مطابق جامع مسجد فاروقیہ میں 31 سال ہو چکے ہیں مسجد کمیٹی کو اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال کرے کہ جس نے مجھے تاحیات مسجد کا سرپرست و متولی بنایا اور میری حیات کے بعد میری اولاد کو یہ ذمہ داری سونپی ہے یہ سب حضرت بادشاہ صاحبؒ کا فیضان ہے۔

☆ راقم الحروف ابوطیب رفاقت علی حقانی بھی عرصہ 21 سال سے مرکزی جامع مسجد و مدرسہ حقانیہ ظاہر العلوم رجسٹرڈ اٹک صدر میں قرآن وحدیث کا درس دے رہا ہے یہ سب حضرت پیر بادشاہ صاحب علیہ الرحمۃ کا فیضان پیر و مرشد کی نگاہ اور والدین کی دعا ہے۔

☆ ملک غلام مصطفیٰ ڈی۔ ایس۔ پی ٹریفک نے ماہانہ گیارہویں شریف کے موقع پر راقم الحروف حقانی کو بتایا کہ میرے پیر مرشد سید لعل حسین شاہؒ (متوفی 1997ء) نے بتایا کہ اٹک میں حضرت بادشاہ صاحبؒ 9 بھائی تھے سارے کے سارے درویش اور فقیر تھے۔
سید لعل حسین شاہ اور پیر بادشاہ صاحب کے بہت اچھے مراسم تھے۔

<u>حضرت پیر بادشاہ صاحبؒ کے والد گرامی عبدالقیوم بادشاہ حضرت پیر عبدالحق صاحب لالہ جیؒ کرامت و تاریخ کے آئینہ میں</u>

☆ حضرت پیر عبدالقیوم بادشاہؒ نے اسلامی یونیورسٹی پشاور کی بنیاد رکھی اس وقت آپ کی تصویر

بنانے کی بہت کوشش کی گئی لیکن نہ بن سکی۔

☆ آپ نے تحریک پاکستان میں نظام مصطفیٰ ﷺ کی خاطر دن رات کام کیا بلکہ آپ نے اپنے نو صاحبزادوں کو کانگریس کا مقابلہ کرنے کے لیے وقف کر دیا۔ تحریک پاکستان میں آپ کا اہم کردار ہے آپ اور آپ کے صاحبزادگان تحریک پاکستان میں حصہ نہ لیتے تو سرحد پاکستان میں نہ ہوتا۔ آپ نمود و نمائش کے قائل نہ تھے عملی کام کیا۔

☆ حضرت لالہ جیؒ نے نواب آف ہوتی جو کہ سخت بیمار تھے سے فرمایا کہ اورنج کھاؤ حالانکہ ڈاکٹروں نے اورنج سے منع کیا تھا۔ آپ کے حکم پر عمل کیا گیا تو فوراً درست ہو گئے۔

☆ آپ کی خدمت میں ایک شخص آیا کہ پیٹ میں درد ہے آپ نے حکم دیا کہ وزنی پتھر اٹھاؤ۔ اس شخص نے بڑی مشکل سے وزنی پتھر اٹھایا تو پیٹ کا درد ختم ہو گیا۔ حالانکہ عرصہ دراز سے تکلیف رہتی تھی۔ ڈاکٹروں کے پاس جانے سے عارضی آرام آتا تھا۔ آپ کے حکم پر عمل کرنے سے پھر زندگی میں کبھی اسکے پیٹ میں درد نہ پڑا۔

☆ آپ کی خدمت میں ہزاروں مریض آتے لیکن آپ سب کو ایک ہی دوا دیتے۔

☆ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا کہ میرے بیل گم ہو گئے ہیں۔ آپ نے اسے پیچش کی دوا دے دی اور فرمایا انشاء اللہ جلدی بیل مل جائیں گے۔ جب اس شخص کو حاجت ہوئی دور کھیت میں گیا تو دیکھا کہ بیل آ کر اس کے پاس کھڑے ہو گئے۔

☆ آپ کے علاقہ میں چور چوری کی نیت سے آیا پیٹ میں درد ہوا۔ آپ نے نگاہ اٹھائی تو تائب ہو گیا۔ آپ نے اس کو حج پر روانہ فرما دیا۔ پہلے چور تھا بعد میں آپ کی نگاہ سے کامل ولی بن گیا۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی ۔۔۔ بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

بھینس کے سر میں سانپ

☆ ایک شخص حضرت پیر عبدالقیوم بادشاہؒ صاحب کے پاس بھینس لایا کہ بہت تنگ کرتی ہے

سر جھاڑتی ہے۔آپ نے بھرے مجمع میں کہا کہ بھاری پتھر اٹھا کر اسکے سر پر مارو۔جب سر پر بھاری پتھر مارا گیا تو دو سانپ ناک کے راستے سے نکلے اسکے بعد بھینس ٹھیک ہوگئی۔

☆ حضرت صاحبزادہ پیر عبدالظاہر رضوی المعروف بادشاہ گل صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے سینہ میں درد ہوگیا۔نوری اسپتال سے علاج کروایا تو انھوں نے ہالینڈ جانے کا کہا۔ بڑی پریشانی ہوئی۔رات خواب میں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی صورت بڑی نورانی تھی۔انہوں نے گفتگو فرمائی۔جب جانے لگے تو میں نے عرض کی حضور میں بیمار ہوں دعا فرمائیں میں ٹھیک ہو جاؤں تو جب انہوں نے یہ سنا تو ادباً سینے پر ہاتھ رکھ کر حضرت عبدالقیوم بادشاہ ؒ کا نام لیکر فرمایا کہ تیرا علاج تیرے گھر میں موجود ہے۔جمعہ کی صبح زیارت پر چلا جا اور دادا جانؒ اور ان کی ہمشیرہ بی بی جیؒ کے درمیان سے مٹی لے اور وہ دوائی سمجھ کر 13 دن استعمال کر تو ٹھیک ہو جائے گا۔پہلی مرتبہ والد صاحب کی اجازت کے بغیر زیارت پر چلا گیا۔اور تین دن بطور دوائی استعمال کی میں ٹھیک ہو گیا لیکن آپ کے حکم کے مطابق 13 دن کھائی پھر نوری ہسپتال گیا ڈاکٹر نوری صاحب مجھے ٹھیک دیکھ کر اور دل کا والو کھل جانے پر بڑے حیران ہوئے۔

☆ حضرت صاحبزادہ عبدالظاہر رضوی صاھب نے سید عبدالمعبود صاحب ضلع دیر سے ملاقات کی جو اکثر حضرت لالہ جیؒ کے پاس تشریف لاتے تھے۔جنکے متعلق روایت ہے کہ آپ نے 175 حج کیئے۔225 سال عمر تھی ایک مرتبہ حج کے دنوں میں بیمار ہوگئے حضور تاجدار مدینہ، راحت قلب وسینہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عیسائی ڈاکٹر کو حکم دیا کہ جلدی کرو جدہ میں فلاں ہوٹل میں میرا غلام بیمار ہے۔اسکا علاج کرو۔ڈاکٹر کی آنکھ کھل گئی وہ پھر سو گیا۔دوبارہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا وہ اٹھا اور نیند کی گولی لی اور سو گیا۔تیسری بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سختی سے حکم فرمایا کیوں دیر کر رہے ہو۔جب ڈاکٹر کی آنکھ کھلی سمجھ گیا کہ یہ خواب نہیں حقیقت ہے جدہ میں اس مقام پر پہنچا جہاں پر حضرت سید عبدالمعبود بے ہوش پڑے تھے۔آ کر علاج

کیا وہ درست ہو گئے ان کی عمر کا پتہ کیا تو انہوں نے 200 سے زائد عمر بتائی تو ڈاکٹر کا منہ کھلا رہ گیا۔ وہ ہکا بکا ہو گیا اسکے بعد اس نے امریکہ اور مختلف اطراف سے ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم کو بلایا جنہوں نے آنکھوں اور ہڈیوں کا معائنہ کیا اور تصدیق کی کہ حضرت جو کہتے ہیں سچ کہتے ہیں جس پر کئی عیسائی اور غیر مسلم ڈاکٹر مسلمان ہو گئے۔ یاد رہے کہ وفاقی وزیر اعجاز الحق کے والد گرامی جنرل ضیاء الحق مرحوم سید عبدالمعبود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بہت معتقد تھے۔ سید عبدالمعبود شاہ اللہ کے ولی تھے۔ لیکن عوام کو معلوم نہ تھا اپنی ساری زندگی عبادت الٰہی میں گزاری۔ وہ اکثر حضرت لالہ جیؒ کے پاس تشریف لاتے تھے۔ ایک موقع پر تشریف لائے تو حضرت لالہ جیؒ نے فرمایا کہ میرے بیٹے حضرت عبدالقیوم بادشاہ صاحب کو قرآن پڑھائیں۔ اور بسم اللہ سے آپ آج افتتاح فرمائیں۔ جب سید عبدالمعبودؒ نے بسم اللہ پڑھائی۔ اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے جہاں سے قرآن پڑھاتے آپ پڑھتے جاتے یہاں تک کہ سید عبدالمعبود نے فرمایا کہ یہ تو مادر زاد ولی ہیں۔ آپ مجھ سے امتحان نہ لیں۔

آفتاب طریقت **پیر عبدالرحمن چھوہروی**ؒ پر بادشاہ صاحب کے والد کی نگاہ عنایت:۔

آپ خود بھی مادر زاد ولی تھے آپکی نگاہ عنائت سے چھوہر شریف کے پیر عبدالرحمٰنؒ ایک عظیم کامل ولی بن گئے آپ پر تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتنی زیادہ مہربانی تھی کہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول جو 30 پاروں پر مشتمل ہے پڑھ کر ایک عجیب کیفیت محسوس ہوتی دل کو سکون ملتا بلکہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول کا ورد کرنے میں ہر جسمانی و روحانی بیماری کا علاج ہے۔

؎ ہم نے پھولوں کو چھوا مرجھا گئے کانٹے بنے   تو نے کانٹوں کو چھوا تو گلستان کر دیا

وصال باکمال

راہ سلوک کا عظیم مسافر ساری زندگی جسمانی و روحانی علاج کرنے والے دین کی ترویج کے لئے ہمہ

وقت کوشاں حضرت پیر بادشاہ صاحبؒ آخری ظہر کی نماز قومہ کی حالت میں اشاروں سے پڑھنے کے بعد دو جون 2007ء بروز ہفتہ بمطابق 16 جمادی الاول 1428 ھجری 91 سال 3 مہینہ 3 دن جبکہ قمری حساب سے 94 سال 23 دن دنیا فانی میں رہنے کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ فیض کا دریا غروب ہوگیا گویا صدی بھر سے روشن چراغ اوجھل ہوگیا جس اٹک کو بادشاہ اعظم نے آباد کیا تھا آج وہی نہ صرف اٹک شہر کو بلکہ اپنے تمام متعلقین کو یتیم کر گیا۔ اب اس گنجینہ فیض حضرت پیر بادشاہ صاحب کو دین وطریقت کے متلاشی کہاں کہاں ڈھونڈیں گے آپ نے کروٹ لی اور عالم فانی سے وداع ہو کر دائمی حیات کو لبیک کہا، اب پہلے کی نسبت زیادہ نگاہ مریدین و متعلقین پر ہوگی کیونکہ دائمی حیات میں فنا نہیں بقا ہی بقا ہے۔

؎ تیرے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا　　یہاں مرنے کی پابندی وہاں جینے کی پابندی

آپ کی نماز جنازہ دوسرے روز بروز اتوار 10:35 پر اٹک شہر کی مرکزی عیدگاہ میں ہوئی امام کعبہ کو جب بادشاہ صاحب کے وصال کی اطلاع ملی تو انہوں نے بھی بادشاہ صاحب کے لئے دعا کی آپ کی نماز جنازہ اٹک کی تاریخ کی یادگار نماز جنازہ تھی عیدگاہ کھچا کھچ بھری ہوئی تھی عیدگاہ کے باہر سڑکوں پر گلیوں میں بلکہ لوگوں نے گاڑیوں تک میں بھی نماز جنازہ پڑھی۔ جنازہ سے قبل شدید گرمی تھی جب جنازہ اٹھایا گیا تو بادل نے سایہ کر دیا گرمی سہانی سہانی ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے میں تبدیل ہوگئی۔ معلوم نہیں اتنی مخلوق کہاں سے آگئی۔ گیدڑ چوک سے عیدگاہ تک ٹھاٹھیں مارتا عشاقوں کا مجمع تھا ہر ایک آپ کے دیدار اور چارپائی کو ہاتھ لگانے کے لئے ترس رہا تھا۔ آپ کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن تھا یوں محسوس ہوتا تھا کہ ابھی غسل کر کے لیٹے ہیں۔

جنازہ میں ہجوم زیادہ ہونے کی وجہ سے مولانا محفوظ الرحمٰن رضوی نے لاؤڈ سپیکر پر کہا کہ عظیم روحانی پیشوا کی جنازہ پڑھنے کے لئے آئے ہو بدنظمی نہ کرو۔ استاذ العلماء پیر سید حسین الدین شاہ صاحب مدظلہ نے اختتامی کلمات میں بتایا کہ یہ بدنظمی نہیں وارفتگی (محبت) ہے۔ نماز جنازہ زیادہ ہجوم

کی وجہ سے 10 کے بجائے 10:35 پر ادا ہوئی پھر آپ کو مرکزی دارالعلوم جامعہ قادریہ حقانیہ رجسٹرڈ اٹک کے احاطے میں مغرب کی جانب قصیدہ بردہ شریف اور درود وسلام کے جلو میں آخری منزل کیطرف الوداع کر دیا۔

؎ موت تو اسی کی ہے جس کا کرے زمانہ افسوس　　یوں تو آتے ہیں سبھی دنیا سے جانے کے لئے

از ملفوظ محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری محلّہ ھطاراں حسن ابدال

<u>قطعہ ہائے تاریخ (سال وصال)</u>

شانِ جزب ولایت

احتشام اہل طریقت

عارفِ کامل حضرت قبلہ عبدالصبور قادری (بادشاہ صاحب) رحمتہ اللہ علیہ تعالیٰ علیہ

تاریخ وصال　　جون 2 ۲۰۰۷ء

جمادی الاول　　۱۴۲۸ھ

قرآنی مادہ تاریخ وصال

۸　۲　۴　۱ھ

بان لہم من اللہ فضلاً کبیراً (الاحزاب)

تقریباً عمر شریف 100 سال　　بہ الفاظ بحساب ابجد　　ادب النبی

قطعات تاریخ　　(سال وصال)

1) وہ مستغرقِ یم عشق نبی کا　　وہ محویادِ سلطان شریعت

طریقت کے حشم کا مظہر خوب　　نشانِ شوکت وشانِ شریعت

وہ ایوانِ ولایت کا اُجالا　　وہ تنویر شبستانِ شریعت

اس عہدِ حق نما کا مقصدِ زیست   وقارِ دینِ حق، آنِ شریعت
خدا کے اس ولی کا سالِ رحلت   کہا "اعزازِ فیضانِ شریعت"

وہ علم و فقر کی دنیا کا معروف   وہ مشہور جہانِ فیضِ قادر
شہِ بغداد کی نسبت سے مسعود   امیر کاروانِ فیضِ قادر
وہ خاکی جس کو بخشا تھا خدا نے   فرازِ آسمانِ فیضِ قادر
کھلا رکھا دم آخر تک اس نے   سعادت بخش خوانِ فیضِ قادر
نہ اس کے در پہ کم ہونے میں آیا   ہجوم سائلانِ فیضِ قادر
ہوا چشمِ جہاں سے آہ مستور   نمایاں تر نشانِ فیضِ قادر
وصالِ آں مکرم کی ہے تاریخ   صراطِ آستانِ فیضِ قادر

2007

شہ بغداد کا وہ پرتو فقر   وہ عکس احتشام و شانِ قادر
رقم طارق نے کی تاریخ رحلت   نصاب کو بی فیضانِ قادر

حسب فرمائش حضرت بادشاہ صاحبؒ کے مرید خاص حاجی محمد قربان گوجر خان

شجرہ قادریہ اویسیہ

۱۔ اے خداوند محمد مصطفیٰ کے واسطے　　یارسول اللہ کرم کر دو خدا کے واسطے

۲۔ مولائے مشکل کشا حضرت علی شیرِ خدا　　اور امام حسن جان مصطفیٰ کے واسطے

۳۔ اور امام حسن مثنیٰ سید عبداللہ محض　　موسیٰ جون عبداللہ ثانیؒ باخدا کے واسطے

۴۔ موسیٰ ثانی حضرت داؤد سیف اللہ ولی　　یحییٰ زاہد اور عبداللہ پیا کے واسطے

۵۔ موسیٰ جنگی دوست اور حضرت ابوصالح قطب　　اور مبارک بوسعید بادشاہ کے واسطے

۶۔ پیر پیراں قطب ربانی جناب دستگیر　　شیخ عبدالقادر غوث الورا کے واسطے

۷۔ سید احمد سید عبداللہ امام الاصفیا　　حضرت سید محمد باصفا کے واسطے

۸۔ سید عبداللطیف وسید عیسیٰ بے نوا　　حضرت سید علی پیر ہدا کے واسطے

۹۔ سید عبدالرزاق وسید عبدالشکور　　اور عبدالمومن صاحب لقا کے واسطے

۱۰۔ شاہ عبدالقادر ثانی وشاہ عبدالوہاب　　سید زند علی محبوب الہٰ کے واسطے

۱۱۔ سید محمود اور شاہ مبارک قطب شاہ　　سید بہلول شمس الاولیا کے واسطے

۱۲۔ سید لعل اور حضرت زند شاہ باکمال　　اور خلیل اللہ حضرت بے ریا کے واسطے

۱۳۔ سید نور محمد حضرت سید رسول　　سید شاہ جی قبلہ مقتدا کے واسطے

۱۴۔ سید مغراب شاہ وسید شہدادیر　　قبلہ کعبہ خواجہ سید مصطفیٰ کے واسطے

۱۵۔ اور غلام شاہ حضرت سید فروز شاہ　　باباجی حضرت بشیر احمد علیؒ کے واسطے

۱۶۔ فیض ہو جائے بحرمت عبدالحق شاہ لالہ جی　　قبلہ عالم مردِ عارف حق نما کے واسطے

۱۷۔ فضل کر یارب طفیل حضرت عبدالقیوم　　خواجہ عبدالصبور پیر ما کے واسطے

۱۸۔ پار کر بیڑا قادری حضرت ملک مریدان کا　　خواجگان قادری اویسیا کے واسطے

مزار پر حاضری کا طریقہ

ملفوظ از ابو البلال حضرت علامہ محمد الیاس قادری مدظلہ امیر دعوت اسلامی

بزرگوں کے پاس قدموں کی طرف سے حاضری دینی چاہیے۔ پیچھے سے آنے کی صورت میں انہیں مڑ کر دیکھنے کی زحمت ہوتی ہے۔لہذا مزار اولیا پر پائنتی (قدموں) کی طرف سے حاضر ہو کر قبلہ کو پیٹھ اور صاحب مزار کے چہرے کی طرف رخ کر کے کم از کم چار ہاتھ (دو گز) دور کھڑا ہو کر اس طرح سلام عرض کریں۔

السلام علیک یاولی اللّٰہ و رحمة اللّٰہ و برکاتہ

ایک بار سورة فاتحہ گیارہ بار سورة اخلاص (اول آخر درود شریف) پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر اوپر دیئے گئے طریقے کے مطابق (صاحب مزار کا نام لے کر ایصال ثواب کریں اور دعا مانگیں)۔"احسن الوعاء" میں ہے کہ ولی کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ دعا ہے کہ اس سعی جمیل کو مقبول فرما کر ناچیز حقانی اور میرے والدین واساتذہ متعلقین کے لیے بخش کا ذریعہ بنائے۔آمین بحرمت سید المرسلین ﷺ۔

طالب دعا

رفاقت علی حقانی عفی عنہ 3 جولائی 2007

سب سے افضل عمل

حسب فرمائش قاری صابر حسین فیضی ایڈیٹر ماہنامہ قاصدانِ اسلام معلم جامعہ ظاہر العلوم

سرکار مدینہ حضرت محمد ﷺ ایک صحابی سے محو گفتگو تھے کہ وحی آئی "یہ شخص جو آپ سے بات کر رہا ہے اس کی عمر صرف ایک ساعت اور باقی رہ گئی ہے۔وہ عصر کا وقت تھا سرکار مدینہ ﷺ نے اس صحابیؓ کو اس بات سے آگاہ فرمایا تو وہ برقرار ہو گیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسا عمل بتایئے جو اس وقت میرے لیے زیادہ مناسب ہو۔آپ نے فرمایا "اشتغل بالتعلم "یعنی علم حاصل کرنے میں مشغول ہو جاؤ تو وہ علم حاصل کرنے میں مشغول ہوئے اور مغرب سے قبل انتقال کر گئے۔راوی کا کہنا ہے کہ اگر علم سے افضل کوئی اور چیز ہوتی تو سرکار مدینہ ﷺ اس وقت میں اسی کے کرنے کا حکم فرماتے۔(تفسیر کبیر)

اس سے معلوم ہوا کہ طالبعلم کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔طالب علم پہلے خود سیکھتا ہے اور اس کے بعد اپنے علم کو دوسروں تک پہنچاتا ہے اس طرح شمع سے شمع جلنے کا عمل چلتا رہتا ہے اس لیے علم کے حصول کو سب سے افضل عمل قرار دیا گیا ہے۔(فیضی)

ازقاری عنائیت الٰہی نقشبندی سنجوال کینٹ

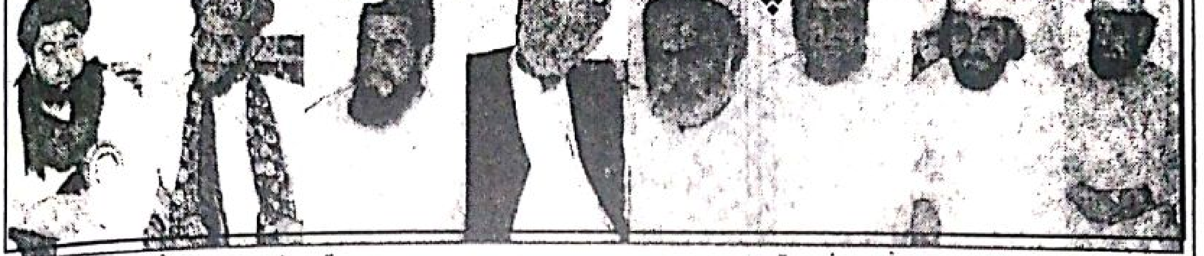
اٹک شہر میں 1949 میں دینی وروحانی فیض تقسیم کرنے والی عظیم شخصیت حضرت پیر بادشاہ صاحبؒ کا چہلم مبارک 8 جولائی 2007 بروز اتوار صبح آٹھ بجے ہوگا۔ جس میں پیر عتیق الرحمان فیض پوری اور مولانا محمد خان قادری خطیب اعظم لاہور کے علاوہ جید علماء کرام مشائخ عظام خطابات فرمائیں گے۔

ہدیہ عقیدت بحضور قبلہ پیر بادشاہ صاحبؒ

وقف کردی جس نے زندگی بہر اسلام
دین کو کر کے زندہ وہ چلے گئے
لگا گئے وہ علم کا اک عظیم گلستاں
کھا کے جس کا ثمر ہزاروں علماء چلے گئے
وہ زہد وفقر علم وعمل کی مثال تھے
ہمیں بھی اسباق پڑھا کر چلے گئے
غنی وفقیر، صغیر وکبیر چلے جائیں گے عنقریب
کون رہے گا دنیا میں جب سید الوریٰ چلے گئے
کروڑ رحمتیں ہوں ان کے مزار پہ یاالٰہی
کر کے دعا مرقد پہ ہزاروں طلباء چلے گئے
آہ! وہ شام کتنی دردناک تھی رشیدؔ
جس شام کر کے وہ سب کو تنہا چلے گئے

عقیدت مند حافظ عبدالرشید سلیمان آباد

چند اخباری تراشے



اٹک، مولانا انس نورانی صدیقی حضرت پیر بادشاہ کے انتقال پر ان کے صاحبزادوں سے اظہار تعزیت کر رہے ہیں



[illegible] جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ انس صدیقی سے گفتگو میں

تعزیتی اجلاس

اٹک (نمائندہ خصوصی) جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم اٹک صدر میں ایک تعزیتی اجلاس مولانا رفاقت علی حقانی مہتمم خطیب مرکزی جامع مسجد اٹک کینٹ ہوا اجلاس میں پیر بادشاہ صاحب کے وصال پر اظہار رنج و غم کیا گیا اور ان کی خدمات کو سراہا گیا اجلاس میں عبدالحمید قریشی، قاری صابر حسین، مولانا ذوالفقار و دیگر نے شرکت کی۔

بقیہ: تعزیتی اجلاس

بادشاہ سمیت تمام لواحقین کیلئے صبر جمیل کی دعا کی گئی اجلاس میں مناظر اسلام مولانا محمد صدیق نقشبندی خطیب اعظم خانپور کے والد گرامی کے وصال پر بھی دلی افسوس کا اظہار کیا گیا اجلاس میں

اظہار تعزیت

اٹک (نمائندہ اوصاف) اٹک کی ممتاز روحانی شخصیت حضرت پیر بادشاہ کے وصال پر پی پی پی کے رہنما ملک حاکمین خان ضلع ناظم اٹک میجر طاہر صادق خان، وزیر مملکت ماحولیات ملک امین اسلم مسلم لیگ ن کے رہنما شیخ آفتاب احمد، سید ایوب بخاری ڈاکٹر محمد صادق سرحد کی دینی و مذہبی شخصیت پیر محمد چشتی و دیگر نے مرحوم کی وفات پر ان کے بیٹوں، صاحبزادہ عبدالظاہر رضوی، صاحبزادہ عبدالعادل قادری سے دلی تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کی بخشش و درجات بلندی کیلئے دعا کی ہے

اظہار تعزیت

اٹک (نمائندہ اوصاف) پیر عبدالجبور المعروف پیر بادشاہ انتقال پر مرکزی جماعت اہل سنت کے ڈپٹی سیکرٹری سردار محمد نعمان لغاری، جے یو پی پنجاب کے صدر پیر سید محفوظ مشہدی، جے یو پی اسلام آباد کے صدر جناب احمد قادری، علامہ مشتاق احمد چشتی، حافظ رفاقت علی حقانی نے بھی گہرے تعزیت کا اظہار کیا اور مرحوم کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا مرحوم کے صاحبزادوں پیر عبدالظاہر رضوی اور پیر عبدالعادل سے دلی تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کے درجات کی بلندی کی دعا کی ہے۔

اہلسنت کیلئے بہت بڑا صدمہ ہے آپ کی علمی و روحانی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھی جائے گی ان کے وصال سے بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے آخر میں انہوں نے صاحبزادگان پیر عبدالظاہر رضوی، عبدالعادل اور دیگر لواحقین سے تعزیت کا اظہار کیا دریں اثناء مولانا محمد اسحاق نعیمی، علامہ بشیر احمد قادری، مولانا رفاقت علی حقانی، شہزاد نورانی، مولانا حافظ غلام فرید چشتی، مولانا حافظ سفیر احمد قادری، سنی فورس کے رہنماؤں خالد محمود اعوان، محمد صدیق قریشی، مرشد حسن، شباب اسلامی کے رہنماؤں ملک اصغر، نشی شیر خان نے بھی [illegible]

اٹک (بیورو رپورٹ) اٹک کے معروف عالم دین علامہ بشیر احمد چشتی آف پنڈی گھیب نے اپنے تعزیتی بیان علامہ محمد صدیق کے والد پیر محمد رفیق اور صاحبزادہ پیر عبدالظاہر رضوی، صاحب زادہ عبدالعادل کے والد سرپرست اعلیٰ مرکزی دارالعلوم · (باقی صفحہ 6 بقیہ نمبر 10)

اٹک (نامہ نگار) جامع قادریہ حقانیہ ظاہر العلوم رجسٹرڈ اٹک صدر میں ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت مولانا رفاقت علی مہتمم و خطیب مرکزی جامع مسجد اٹک کینٹ منعقد ہوا۔ جس میں اٹک کی ممتاز روحانی شخصیت حضرت پیر بادشاہ کے وصال پر افسوس اور تعزیت کا اظہار کیا گیا اور مسلک اہلسنت اور روحانیت کے فروغ کے لئے ان کی خدمات کو سراہا گیا اور ان کے صاحبزادگان پیر عبدالظاہر رضوی، عبدالعادل اور پاکستان (باقی صفحہ 6 بقیہ نمبر 9)

پیر بادشاہؒ ایک عظیم روحانی شخصیت تھے: زاہد محمود نورانی

اٹک، کمبوال کینٹ (ڈسٹرکٹ رپورٹر، نمائندہ خبریں) جمعیت علماء پاکستان کے سیکرٹری نشر و اشاعت زاہد محمود نورانی نے کہا ہے کہ قبلہ عالم حضرت پیر بادشاہؒ کی وفات سے عالم اسلام ایک عظیم روحانی شخصیت سے محروم ہو گئی ہے۔ حضرت پیر بادشاہؒ بلند پایہ عالم دین اور باعمل انسان تھے جنہوں نے ساری زندگی علم کی فروغ اور عشق مصطفیٰ کے پیغام کو عام کرنے کیلئے وقف کیے رکھی۔



اٹک: بادشاہ صاحب کے چہلم میں ان کے بیٹے طاہر رضوی اور عبدالعادل رضوی و دیگر لوگ شریک ہیں

خانقاہیں دنیا بھر میں دینی و روحانی علوم کا ذریعہ ہوتی ہیں

[illegible] پیر عبدالصبور کے چہلم کے اجتماع سے خطاب

اللہ کی جن برگزیدہ ہستیوں پر موت کا راز کھل جاتا ہے وہ اس کا شدت سے انتظار کرتی ہیں، صاحبزادہ عتیق الرحمٰن

[illegible]

کا فیض جاری رہے گا۔ ان خیالات کا اظہار پیر عبدالصبور عرف بادشاہ صاحب کے چہلم کے موقع پر جامعہ حقانیہ اٹک شہر میں منعقدہ [illegible] اجتماع سے آزاد جموں و کشمیر اسمبلی کے ممبر [illegible] عتیق الرحمٰن فیضی پوری صدر [illegible] کشمیر، مولانا خان محمد قادری، [illegible] خان، صاحبزادہ اکرم شاہ

باقی صفحہ 5 بقیہ نمبر 12

باقی صفحہ 11 بقیہ نمبر 4



[illegible] صاحبزادہ عتیق الرحمٰن فیضی پوری، علامہ خان محمد قادری اور دیگر مقررین حضرت بادشاہ صاحب کے چہلم پر خطاب کر رہے ہیں

اولیاء اللہ کا فیض ہمیشہ جاری وساری رہتا ہے، صاحبزادہ عتیق الرحمان

پیر عبدالصبور بادشاہ صاحب کے چہلم کے سلسلے میں جامع مسجد نوری میں اجتماع سے خطاب

اٹک (نامہ نگار) اللہ کی جن برگزیدہ ہستیوں پر موت کا راز کھل جاتا ہے وہ اس کا شدت سے انتظار کرتی ہیں کیونکہ اس سے انہیں حضور کا دیدار نصیب ہوتا ہے، بظاہر موت کے بعد روشنی کے یہ مینار ظاہری طور پر غائب ہو جاتے ہیں تاہم ان کا فیض ہمیشہ جاری وساری رہتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار رکن قانون ساز اسمبلی صاحبزادہ عتیق الرحمان فیضی پوری، علامہ مفتی خان محمد قادری، صاحبزادہ محمد اکرم شاہ، علامہ غلام محمد صدیقی اور دیگر مقررین نے حضرت عبدالصبور بادشاہ صاحب کے چہلم مبارک کے سلسلے میں مرکزی جامع مسجد نوری دربار عالیہ قادریہ حضرت [illegible] صاحب میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ چہلم مبارک میں تلاوت کی سعادت قاری بشارت علی گولڑوی، نعت شریف حافظ حسین خالد نے جبکہ قاری [illegible] منقبت علامہ [illegible] تونسوی اور اردو میں منقبت علامہ محمد یوسف [illegible] نے پیش کی، علاوہ ازیں علامہ رفاقت علی حقانی کی تصنیف ''تحفہ فیضی'' ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کی گئی۔ اس موقع پر صاحبزادہ عبدالطاہر رضوی، صاحبزادہ عبدالعادل قادری، صاحبزادہ حافظ سعید احمد، صاحبزادہ حافظ محمود احمد، علامہ بشیر احمد چشتی کے علاوہ ہزاروں عقیدت مند بھی موجود تھے۔

[illegible] شریف، صاحبزادہ امیر احمد [illegible] شریف [illegible] کے نائب صدر صاحبزادہ حافظ سعید احمد، نائب صدر [illegible] محمد چشتی، مولانا [illegible] احمد، علامہ بشیر احمد چشتی علامہ محمد صادق، علامہ غلام محمد صدیقی نے خطاب میں کہا اس موقع پر مرحوم کے بیٹے صاحبزادہ پیر عبدالطاہر رضوی اور صاحبزادہ عبدالعادل بھی موجود تھے۔ [illegible] حقانی نے اجتماع میں [illegible] عبدالصبور بادشاہ کی سوانح پر مشتمل کتابچہ ہزاروں کی تعداد میں تقسیم [illegible] زاہد نورانی، شہزادہ چشتی اور دیگر بھی انتظامات میں لگے رہے۔ مشائخ عظام اور علمائے کرام نے صاحبزادہ عبدالصبور بادشاہ کی دینی، ملی اور روحانی خدمات پر [illegible] زبردست الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ مقررین نے کہا کہ اولیائے کرام اور خانقاہیں دنیا سے بے رغبتی اور عوام میں دینی تعلیم اور روحانی تعلیم کے ساتھ ساتھ سکون و قلب کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ صاحبزادہ پیر عبدالصبور بادشاہ کے لئے درجات کی دعا کی گئی۔ مریدین ان کی قبر پر قرآن خوانی کر رہے ہیں۔

اخباری تراشے چہلم شریف پیشکش: قاری صابر حسین فیضی، حافظ محمد الیاس الحسنی، حافظ محمد ذوالفقار بزم فیضیہ جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم صدر اٹک

موت زندگی کی اصل حقیقت ہے: صاحبزادہ عتیق الرحمٰن

اٹک (ڈسٹرکٹ رپورٹر) موت زندگی کی رونق اور اصل حقیقت ہے موت نہ ہوتی تو زندگی بے کار ہوتی، اللہ کی جن برگزیدہ ہستیوں پر موت کا راز کھل جاتا ہے وہ اس کا شدت سے انتظار کرتی ہیں [illegible] بظاہر موت کے بعد روشنی کے یہ مینار ظاہری طور پر غائب ہو جاتے ہیں تاہم ان کا فیض [illegible]

صاحب کے چہلم مبارک کے سلسلہ میں مرکزی جامع مسجد نوری دربار عالیہ قادریہ حضرت [illegible] صاحب میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر صاحبزادہ عبدالطاہر رضوی، صاحبزادہ عبدالعادل قادری، صاحبزادہ [illegible] بادشاہ، صاحبزادہ حافظ سعید احمد، صاحبزادہ حافظ محمود احمد، علامہ بشیر احمد چشتی [illegible]

چہلم شریف میں مندرجہ بالا علماء و مشائخ کے علاوہ

مناظر اسلام محمد صدیق نقشبندی، صاحبزادہ محمد اکرام خان، مفتاح العلوم صاحبزادہ خان محمد خان حیدر لنگر شریف، مولانا میاں نقشبندی جنڈ، علامہ مشتاق احمد جلالی، صاحبزادہ عنایت اللہ گیلانی، حافظ محمد عارف، عبدالرشید بادشاہ، قاری سرفراز قادری، ڈاکٹر احمد کاظمی، صاحبزادہ قاری محمد اکرم علوی، ڈاکٹر محمد صادق، پیر حافظ عاشق حسین قادری، حاجی احمد دین پنڈی گھیب، قاری رقیب چشتی، حافظ عبدالحمید، مولانا محمد سعید، حافظ محمد داؤد حقانی، سید ظفر اقبال بزرگ شریف، علامہ عطا محمد بخاری، حافظ منیر احمد حقانی، حافظ محمد گلزار، مولانا عبدالرسول اور ممتاز ماہیناز صحافی سردار سلطان سکندر کے علاوہ سینکڑوں علماء اور ہزاروں عوام نے بھی شرکت کی۔
اللہ سب کی حاضری قبول فرما کر اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔

منقبت حضور فیض گنجور حضرت پیر بادشاہ صاحبؒ

ازکلام: پروفیسر ڈاکٹر ارشد ناشاد صاحب

اے امام اہلسنت ، اے امیرِ کارواں
رور ہے ہیں تیری رخصت پر زمین وآسماں

تو وہ بادل تھا کہ جو سب پر برستا ہی رہا
لہلہا اُٹھے تیرے دم سے بیاباں دھرتیاں

خطۂ اٹک تیرے دم سے ہوا ہے مُستنیر
اے ضیائے ماہِ تاباں ،نیرِ بُرجِ شہاں

قادریت کو ملا ہے آپ کے دم سے فروغ
اہل سنت کو ملی تیرے تصدق سے زباں

چشمہ رشد و ہدایت آستانہ ہے تیرا
جامعہ حقانیہ ہے علم وحکمت کا جہاں

تیرے شاگردوں سے ہیں محراب ومنبر شاد باد
ہے مریدوں سے تیرے روشن تصوف کا جہاں

اے فخرِ اولیاء حضرت پیر بادشاہ صاحبؒ
ہے بیماروں کے لئے شفا آپ کا ہی آستاں

الوداع !اے آفتابِ قادریت الوداع!
الوداع !اے مصدرِ رُشد وہدایت الوداع!

منقبت گزار: مولانا محمد حنیف رضوی خطیب مسجد نعیم (مرزا اٹک)

قارئینِ گرامی: حضرت پیر بادشاہ صاحبؒ کی نماز جنازہ میں یادگارِاجتماع تھا اسی طرح چہلم شریف میں بھی مسجد ومدرسہ ،گلیوں میں بھی ہر طرف عاشقانِ مصطفیٰ تھے نقیبِ محفل کے فرائض مولانا محفوظ الرحمٰن رضوی، مولانا احمد بخش بسالوی نے دیئے۔ لنگر (طعام) کے لئے 11 سیکٹر بنائے گئے تھے اطمینان وسکون کے ساتھ بغیر کسی بھگدڑ کے چہلم شریف کی تقریب اختتام پذیر ہوگئی جسکے اخباری تراشے گنجینہ فیض کے دوسرے ایڈیشن میں شامل کردیئے گئے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام متوسلین، متعلقین، کو حضرت پیر بادشاہ صاحبؒ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راقم الحروف: **ابو طیب حقانی عفی عنہ** 10 جولائی 2007 24 جمادی الثانی 1428ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ______ گنجینہ فیض

مولف ______ علامہ رفاقت علی حقانی

تعداد ______ دو ہزار

صفحات ______ 24

ہدیہ ______

ناشر ______ جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم رجسٹرڈ اٹک صدر

کتاب ملنے کے ایڈریس

- جامعہ قادریہ حقانیہ رجسٹرڈ اٹک شہر
- مکتبہ المدینہ نزد حنفیہ جامع مسجد اٹک
- مکتبہ فیضیہ جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم اٹک صدر
- حافظ لعل محمد فاروقی خطیب جامع مسجد سروالہ

ابوطیب حافظ رفاقت علی حقانی ایم۔ اے کی تالیفات

1۔ جواہر التسمیہ (مضامین) بسم اللہ شریف کے فضائل و مسائل۔ زندگی کے شب و روز کی دعائیں قرآن مجید کے متعلق اہم معلومات۔ اہم سوال و جواب، مشہور نعتیں

2۔ نعتِ مصطفیٰ کا ارتقائی سفر
ہدیہ 10روپے

3۔ مرجع خلائق
ہدیہ 10روپے

4۔ پیغامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہدیہ 100روپے مضامین۔ فضائل قرآن۔ ارکان اسلام۔ نماز کے بعد ذکر بالجہر، حقوق والدین۔ علامات قیامت، صلوۃ التسبیح، استخارہ، فضائل عمامہ شریف۔ اعتکاف، حقوقِ اساتذہ، انگوٹھے چومنے، نعت مصطفیٰ کے فوائد، معلومات حدیث، اذان کے وقت درود شریف، حقوقِ زوجین، فضائل درود شریف، نکاح، طلاق، انبیاء کی سنتیں، عورتوں کے مسائل، دعا بعد نماز جنازہ، حیلہ اسقاط، فضائل علماء وطلباء، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسندیدہ غذائیں۔ سلام۔ روزمرہ کے ضروری مسائل۔ سوال و جواب کی صورت میں اسلامی مسائل (نوٹ: کتاب اتنی دلچسپ ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے پورا پڑھے بغیر چھوڑنا مشکل جس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے)

زیر ترتیب

5۔ جواہر الصلوٰۃ 6۔ اعلیٰ حضرت کا علمی مقام 7۔ دعوت اسلامی کا ارتقائی سفر 8۔ مقالاتِ حقانی
9۔ گیارہویں شریف 10۔ عصمتِ انبیاء 11۔ حقانی پہیلیاں 12۔ حق و باطل (تاریخ کے آئینہ میں)

ناشر
جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم (رجسٹرڈ) صدر بازار اٹک کینٹ